بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب مفتیان عظام !۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل مسئلوں کا حل از روئے شریعت تحریر فرما کر ارسال فرمائیں ۔

۱)ووٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲)بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں سیاست میں حصہ نہیں لیتا ہوں، نہ ووٹ ڈالتا ہوں، نہ ووٹ کو شرعی حیثیت دیتا ہوں، کیا یہ بندہ از روئے شریعت گناہ گار ہے یا نہیں؟

۳)ووٹ ڈالنے میں کونسی حیثیت دیکھنی چاہیے ،علاقے کے حقوق صحیح طریقے سے پہچاننے کی حیثیت کو مقدم رکھیں یا دین داری اور دین کی پاسداری کی حیثیت کو مقدم رکھا جائے؟

۴)اگر کسی پارٹی کو دیکھیں کہ اس کے منشور میں غیر دینی رنگ غالب ہے ،لیکن اس کا امیدوار دیندار ہو لوگوں کے غمی، خوشی وغیرہ میں جنازہ، عید گاہ وغیرہ میں اسی طرح دنیاوی کاموں میں معاشرے کے لیے اولی ہو، ایسے آدمی کو دیندار پارٹی کے فرد پر مقدم رکھا جائے یا نہیں؟

۵)بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ووٹ دینا ایک دنیاوی مسئلہ ہے اس میں دنیاوی خدمت کو سامنے رکھ کر امیدوار کو ترجیح دی جائے، اس میں دین کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ ووٹ ضمیر ہے جس کو دل چاہے دے دیا جائے۔

مودبانہ گزارش ہے کہ مذکورہ بالا سوالوں کا جواب تحریری شکل میں ارسال فرما کر ہمیں اپنا مشکور و ممنون فرمائیں۔

والسلام

المستفتی: حاجی (امیر) محمد نواز صاحب (دیسی گھی والا) تحصیل ڈومیل ضلع بنوں

رابطہ نمبر:03304547144_033329109058

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ووٹ میں درج ذیل چند حیثیتیں پائی جاتی ہیں:

(الف) شہادت: یعنی ووٹ دینے والا شخص اپنے حلقۂ انتخاب میں کھڑے جس امیدوار کو اپنا ووٹ دے رہا ہے اس کے متعلق یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت بھی رکھتا ہے اور دیانت دار اور امانت دار بھی ہے۔

(ب) وکالت: یعنی ووٹ دینے والا اس شخص کو اپنا نمائندہ اور وکیل بناتا ہے۔

(ج) سفارش: یعنی ووٹ دینے والا اپنے نمائندہ کی سفارش کرتا ہے۔

تینوں صورتوں میں جس طرح اہل اور نیک صالح آدمی کو ووٹ دینا ضروری اور ثواب کا باعث ہے اسی طرح نااہل اور غیر متدین (بے دین) شخص کو ووٹ دینا جھوٹی شہادت کے ساتھ ساتھ بری سفارش اور ناجائز وکالت بھی ہے، جس کا وبال اس ووٹر پر بھی آئیگا۔ (ماخوذ از جواہر الفقہ ۵/۵۳۵)

(۲)۔۔۔واضح رہے کہ اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کرنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے کیونکہ شرعی نقطۂ نظر سے ووٹ کی شرعی حیثیت ایک گواہی کی سی ہے، جس طرح جھوٹی گواہی دینا جائز نہیں ہے، اسی طرح ووٹ کا غلط استعمال جائز نہیں ہے، حتی الامکان کسی اہل شخص کو ووٹ دینے کا اہتمام کرنا چاہیے، تاکہ کم از کم برے لوگوں کے اقتدار میں آنے میں رکاوٹ ہو، لیکن اگر کسی شخص کے لیے اہل اور نااہل کے درمیان فیصلہ کرنا ممکن نہ ہو یا کوئی شرعی عذر ہو جس کی وجہ سے ووٹ نہ ڈال سکے تو ایسی صورت میں اس کو گناہ گار کہنا مشکل ہے۔

(۳)۔۔۔ووٹ کے سلسلے میں اصول یہ ہے کہ حلقۂ انتخاب میں کھڑے ہوئے امیدوار کی ذاتی اہلیت اور قابلیت کے ساتھ ساتھ اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ اس کی پارٹی کا منشور اسلام، مسلمانوں اور ملک وملت کے حق میں مفید ہو، قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو اور یہ بھی غالب گمان ہو کہ وہ امیدوار اپنے اس منشور کے نفاذ کی کوشش کرے گا۔ نیز جس امیدوار میں درج ذیل صفات پائی جائیں یا دوسرے مدمقابل امیدواروں کی بنسبت یہ صفات اس میں زیادہ پائی جاتی ہوں تو ایسے امیدوار کو ووٹ دینا چاہئے:

(۱) امیدوار عقیدے کے اعتبار سے پکا مسلمان ہو (۲) دیندار ہو یا کم از کم دین، اہل دین اور شعائر اسلام کا دل سے احترام کرتا ہو اور ملک میں اسلامی قانون نافذ کرنے کا جذبہ رکھتا ہو،

(۳) دیانتدار ہو، ضمیر فروش نہ ہو (۴) نظریہ پاکستان اور اسلامی قومیت کا حامی ہو۔

(۵) شریف اور بااخلاق ہو، ملک اور قوم کی واقعی خدمت کرنا چاہتا ہو

دار الافتاء

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

(۶) کھلے عام فسق وفجور میں مبتلا نہ ہو (۷) سلیم الفکر ہو اور نظام حکومت کو اچھی طرح جانتا ہو۔

لہٰذا آپ کے حلقۂ انتخاب میں جو شخص بھی مندرجہ بالا معیار پر پورا اترتا ہو اسے ووٹ دے کر کامیاب بنانے کی کوشش کریں، اور اگر امیدواراں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو جو اس معیار پر پورا اترے تو ایسی صورت میں تقلیل شر کے ضابطے کو ملحوظ رکھتے ہوئے باقی امیدواروں میں سے کم برے امیدوار کو ووٹ دینا چاہیے تاکہ زیادہ برا امیدوار نہ جیت سکے، اور اُس کے شر سے حفاظت ہو سکے۔ (تبویب: ۱۴۲۷/۱۶)

(۴)۔۔۔جب دونوں امیدواروں کا تعلق کسی پارٹی سے ہو تو ایسی صورت میں اصول یہ ہے کہ ہر ایک کی پارٹی کے منشور کو دیکھنا چاہیے، اگر کسی کی پارٹی کا منشور دین اور دنیا، ملک وملت کے مفاد کے خلاف ہو یا ملک کے مفاد میں تو ہو لیکن دین کے خلاف ہو اور اس میں بے دینی کا رنگ غالب ہو تو چونکہ یہ امیدوار دین کے خلاف منشور لے کر ووٹ مانگ رہا ہے اس لئے ایسی صورت میں اس پارٹی کے امیدوار کو ووٹ نہیں دینا چاہئے اگرچہ وہ امیدوار بذات خود معیار پر پورا اترتا ہو کیونکہ اس میں درحقیقت اس جماعت کی تقویت (قوت فراہم کرنا) ہے۔ (التبویب ۱۳۲۷/۹۸)

(۵)۔۔۔واضح رہے کہ ووٹ محض دنیاوی معاملہ نہیں ہے، بلکہ اس میں دینی پہلو بھی موجود ہے، لہٰذا ووٹ دیتے وقت اوپر ذکر کردہ تفصیل کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والله سبحانه وتعالیٰ أعلم

شفیق الرحمٰن عفی عنہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۵/ذی القعدۃ/۱۴۳۹ھ
19/جولائی/2018ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۵/ذی القعدۃ/۱۴۳۹ھ
19/جولائی/2018ء

مفتی

الجواب صحیح
۵/۱۱/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۵/۱۱/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
عبد المنان
۵/۱۱/۳۹ھ

الجواب صحیح
۵/۱۱/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء
نمبر فتویٰ ۹۱۱۹۹۲
۵/۱۱/۳۹ھ

Scanned by CamScanner